120374 ـ كيا والدين كا كسى ايك بيٹے كے ليے اكيلا كمرے ميں سونا عدل كے خلاف ہے ؟

سوال

ميرے تين بھائى ہيں ايك كى عمر بارہ برس اور دوسرے كى دس بر ساور تيسرے كى چھ برس اور ميرى عمر سترہ برس ہے، والد صاحب نے مجھے سونے كے ليے بالكل عليحدہ كمرہ ديا ہے اور ميرے تينوں بھائى ايك دوسرے كے ساتھ ايك ہى كمرہ ميں سوتے ہيں، كيا يہ ظلم تو نہيں ہے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

ہم بہت سارے جوابات ميں بيان كر چكے ہيں كہ والدين كا اپنى اولاد كو ہديہ اور تحفہ دينے ميں عدل و انصاف سے كام لينا واجب ہے، اس كى تفصيل ديكھنے كے ليے آپ سوال نمبر (22169) كے جواب كا مطالعہ كريں.

ہم جو يہ بات كر رہے ہيں وہ عطيہ اور تحفہ كے متعلق ہے نفقہ اور اخراجات كے بارہ ميں نہيں؛ كيونكہ نفقہ اور اخراجات چھوٹے اور بڑے كے مختلف ہوتے ہيں، اور پھر عورت اور مرد كے بھى عليحدہ ہوتے ہيں.

اور ہم جو نفقہ اور اخراجات ميں كہيں گے وہى يہاں اس سوال ميں وارد مسئلہ كے بارہ ميں كہتے ہيں، عقلند اور دانشوروں كے ہاں يہ معروف و معلوم ہے كہ بہتر يہى ہے كہ لڑكياں اپنے بھائيوں كے كمرے ميں مت سوئيں، اور اسى طرح بڑے چھوٹے بچوں كے كمرہ ميں نہ سوئيں، يہ ايسے امور ہيں جن سے اولاد ميں عدل كا كوئى تعلق نہيں، بلكہ يہ تو طبيعت كا تقاضا ہے، اور مصلحت بھى اسى ميں پائى جاتى ہے.

كيونكہ يہ تو معلوم ہے كہ لڑكيوں كى طبيعت لڑكوں كى طبيعت سے مختلف ہوتى ہے، اور لڑكى اپنے كمرے ميں وہ كچھ چاہتى ہے جس ميں اس كا بھائى شريك نہ ہو، اور اسى طرح ان ميں عمر مختلف ہونے كى صورت ميں بھى كہا جائيگا.

اس بنا پر اس ميں كوئى مانع نہيں كہ مثلا والد اپنى بيٹى كے ليے عليحدہ كمرہ مقرر كر دے، اور سب بيٹوں كے ليے مناسب تعداد كے مطابق ايك ہى كمرہ ميں جمع كر دے، اور اسى طرح اس ميں بھى كوئى مانع نہيں كہ بڑے بيٹے كو اپنے چھوٹے بھائيوں سے عليحدہ مستقل كمرہ ميں منتقل كر دے.

يہاں كئى ايك امور كى تنبيہ كى جاتى ہے كہ:

اول:

چھوٹی عمر سے ہی بچوں کے بستر علیحدہ کرنے کا خیال رکھا جائے، اور خاص کر جب دس برس کی عمر کے ہو جائیں تو پھر علیحدہ کرنا ضروری ہے.

کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" اپنی اولاد کو سات برس کی عمر میں نماز کا حکم دو، اور جب دس برس کے ہو جائیں تو انہیں نماز (ادا نہ کرنے) پر مارو، اور ان کے بستر علیحدہ کر دو "

مسند احمد حدیث نمبر (6717) سنن ابو داود حدیث نمبر (495) علامہ البانی رحمہ اللہ نے ارواء الغلیل حدیث نمبر (298) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

مزید آپ سوال نمبر (78833) کے جواب کا مطالعہ کریں کیونکہ یہ بہت اہمیت کا حامل ہے.

دوم:

ہماری رائے کے مطابق اس میں کوئی مصلحت نہیں کہ ایك ہی کمرہ میں چھوٹے اور بڑے سوئیں.

سوم:

بعض اوقات اس میں مصلحت نہیں ہو سکتی کہ ہر بچے اور بچی کو علیحدہ کمرہ میں رکھا جائے؛ کیونکہ وسوسہ میں شیطان اکیلے کے زیادہ قریب ہوتا ہے، اور دو یا تین میں معصیت و برائی ابھارنے سے اکیلے کے زیادہ قریب ہے، اس لیے اگر ایك کمرہ میں ایك سے زائد کو رکھا جائے تو یہ افضل اور بہتر ہوگا.

اللہ سبحانہ و تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ مسلمانوں کے حالات کی اصلاح فرمائے، اور والدین کو اپنی اولاد کا خیال کرنے اور ان کی اچھی اور بہتر تربیت کرنے کی توفیق دے.

واللہ اعلم .